پہلے وعدوں پر عمل در آمد کرائیے

از ریاض الدین احمد جنرل سکریٹری
مائنارٹیز ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز ایسوسی ایشن

The Minorities Educational Institutions Association U.P.
99, Gwynne Road, LUCKNOW-1

پہلے وعدوں پر عمل درآمد کرائیے

اُردو ہندستان کی ایک ایسی زبان ہے جو ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اُسے کسی جگہ سرکاری زبان کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کی مقبولیت باوجود انتہائی کوششوں کے اب بھی عام ہے۔ ریاست اتر پردیش میں گذشتہ تیس برسوں میں حکومت نے اردو کو مٹانے کی جو کوشش کی ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اردو کے نام جن سہولتوں کا اعلان کیا گیا وہ سب کی سب کاغذی ہیں۔ ان پر عمل درآمد سے پوری طرح صرف نظر کیا گیا اور آج بھی باوجود تمام وعدوں کے کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں ان احکامات کی ایک فہرست پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں جس کا اعلان سرکاری طور پر ایک بار نہیں بار بار کیا جا چکا ہے۔ مگر ان پر عملدرآمد آج تک معرضِ التوا میں ہے۔

ریاض الدین احمد

(۱) ۱۹۵۲ء میں اعلان کیا گیا کہ بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دی جائیگی اور ہر اس اسکول میں جہاں ۴۰ بچوں کی مادری زبان اُردو ہے اور کم از کم دس بچے ہر درجہ میں ہیں وہاں ذریعہ تعلیم اُردو ہوگا۔ اس اعلان کا اعادہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو کیا گیا۔ مگر آج تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس کے برخلاف اُردو بطور میڈیم جہاں چل رہی تھی وہاں سے بھی غائب ہو گئی۔ اور اب زیادہ تر اسکولوں میں اُردو صرف بطور ایک مضمون کے پڑھائی جارہی ہے۔ اور وہ بھی نہ پڑھانے کے برابر۔

(۲) اُردو کے حقوق کی دیکھ بھال کے لیے ایک ڈپٹی ڈائرکٹر اردو مقرر کیا گیا۔ مگر آجتک تقریباً آٹھ برس سے اس جگہ پر کوئی اردو داں نہیں مقرر کیا گیا۔ اور نہ اُردو ڈپٹی ڈائرکٹر کے پاس اُردو سے متعلق کوئی خاص کام ہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کیا کریں ڈپٹی ڈائرکٹر ڈسپنسریاں سے بھی بدتر ہو سکتا ہے۔ تو کیا یہ بات قابلِ فخر ہے کہ گزشتہ تیس برسوں میں کچھ بھی ایسے اردو داں افسران کا تقرر نہیں کیا گیا جو اردو داں ڈپٹی ڈائرکٹر کا عہدہ سنبھال لیتے۔ اور اگر نہیں کیا گیا تو براہ راست تقرری کیوں نہیں کی جاتی۔ اُردو کے لیے ہندی ڈپٹی ڈائرکٹروں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ عہدہ ختم کر دیا جائے تاکہ یہ احسان جو اُردو کی گردن پر لدا ہوا ہے ہلکا ہو جائے۔

(۳) ۱۴ر جولائی ۱۹۵۸ء کے لسانی پالیسی کے سرکاری بیان میں اردو کے لیے حسب ذیل سہولتوں کا اعلان کیا گیا۔

(ل) جو والدین اعلان کریں گے کہ ان کے بچے کی زبان اُردو ہے اُن کے بچوں کو پرائمری سطح کی تعلیم اُردو میڈیم سے دی جائے گی۔ جبکہ آج اس اعلانیہ کے برخلاف بچوں کو اردو بطور زبان کے پڑھائی جاتی ہے۔ اور میڈیم کا سوال ہی رفتہ رفتہ ختم کیا جارہا ہے۔ یہ ایک بڑی چال ہے جس کا واحد مقصد اُردو کی جڑ کاٹ دینا ہے۔

(ب) اساتذہ کی تربیت اور کتابوں کی فراہمی اردو زبان میں کی جائے گی۔ اسوقت اُردو اساتذہ کی تربیت کے لیے جو مراکز سکندرہ (دارالسنی) چھوٹا موانہ (میرٹھ) آگرہ اور لکھنؤ میں کھولے گئے ہیں ان میں ہندی ذریعہ تعلیم ہے اور نہ وہاں کوئی اُستاد اُردو داں نہیں ہے اور نہ اساتذہ کو دوران ٹریننگ اردو کے درجات و اسباق پڑھانے کا موقع مل پاتا ہے۔

(ج) اُردو میڈیم سے تعلیم کی سہولتیں سکنڈری سطح پر بھی دی جائینگی۔ اس سلسلہ میں ۹ر جولائی ۱۹۵۳ء کو ایک اعلانیہ جاری کر دیا گیا تھا۔ بعدہٗ مارچ ۱۹۶۵ء کو پھر اس کا اعادہ کیا گیا کہ جن طلباء کی مادری زبان اُردو ہے وہ اپنا ذریعہ تعلیم ثانوی سطح پر اردو رکھ سکتے ہیں۔

۱۹۵۲ء سے ۱۹۷۲ء تک برابر حکومت یو پی انٹرمیڈیٹ بورڈ کو ہدایت کرتی رہی ہے کہ وہ اپنے قوانین اور ضوابط میں ایسی ترمیم کرلیں کہ جس طرح ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ میں بچے انگریزی میڈیم لے سکتے ہیں اسی طرح وہ اردو میڈیم لے سکیں مگر آجتک یہ ترمیم نہیں ہوئی۔ اسلیے کوئی اسکول اردو میڈیم درجات کھول نہیں سکتا۔ نہ اس سطح کی کتابیں ہیں اور نہ اُردو جاننے کا کوئی معیار ممتحنوں کے لیے مقرر کیا گیا۔

(۴) ۱۰ر اگست ۱۹۷۱ء کو ضلع انسپکٹران کو ال ٹاؤنس (KAVAL) اور بریلی اور میرٹھ کو حکم دیا گیا کہ ان اضلاع میں اگر اردو اسکولوں میں اُردو میڈیم کے طلباء موجود

ہیں اور ان کی تعداد ۴۰ اور دس کی شرطوں کو پوری نہیں کرتی تو انھیں مجتمع کر کے ایک جگہ پر مرکزی اُردو میڈیم اسکول کھول دیا جائے تاکہ یہ سب بچے وہاں اپنی مادری زبان میں تعلیم حاصل کر سکیں مگر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۷۱ء سے آجتک ایک بھی مرکزی اردو میڈیم جونیر ہائی اسکول نہیں کھولا گیا۔

(۵) پریس نوٹ مورخہ ۱۲ر اگست سنہ ۱۹۶۱ء میں اعلان کیا گیا کہ سہ لسانی فارمولا ثانوی سطح تک چلایا جائے گا لیکن عملاً سنہ ۱۹۶۳ء سے جاری کر کے سنہ ۱۹۶۵ء میں درجہ آٹھ تک پہنچا کر اسے ختم کر دیا گیا۔ قومی اتحاد کی رو سے پڑوسی کی زبان سمجھنا ہر ایک شہری کے لیے ضروری ہے لیکن اس جذباتی دھارا کو سنسکرت کا اضافہ کر کے کاٹ دیا گیا۔ اور لطف یہ ہے کہ جو بچے درجہ چھ سے تیسری زبان اردو لیتے ہیں ان کے لیے کوئی کتاب سوائے بیک ریڈر کے نہیں ہے۔

(۶) محکمۂ قومی یکجہتی کی طرف سے جو کتابچہ اُردو کے متعلق سہولتوں کے بارے میں سنہ ۱۹۷۲ء میں شایع ہوا اسمیں اعلان کیا گیا کہ ایک اردو بورڈ آف اسٹڈیز قائم کر دیا گیا ہے اسکا کام ڈائرکٹر محکمۂ تعلیمات کو درسی کتابوں کے بارے میں مشورہ دینا ہوگا لیکن نہ تو ایسی کوئی تنظیم وجود میں آئی ہے اور نہ صرف مشورہ دینے کے لیے کسی تنظیم کی ضرورت ہی تھی۔ درحقیقت کام درسی کتابوں کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے تیار کرنا اور انکو بروقت شایع کرنا ہے موجودہ صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ سال جونیر ہائی اسکول کا امتحان سرکاری سطح پر لیا گیا مگر اُردو میڈیم کی اہم کتابیں مثلاً سائنس جغرافیہ وغیرہ تاریخ امتحان تک بازار میں نہیں آئی تھیں۔

(۷) عدالتوں میں اردو کی درخواستیں قبول کرنے کے لیے پہلا حکم ۱۳ر اگست سنہ ۱۹۶۱ء کو جاری کیا گیا بعدہٗ ایک گورنمنٹ آرڈر مورخہ ۳ر نومبر سنہ ۱۹۷۲ء میں مندرجہ بالا حکم کو سختی سے پابندی کرنیکا

اعادہ کیا گیا۔ مگر اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ کیونکہ تقرری عملہ کو اردو سیکھنے کا کوئی واضح حکم نہیں دیا گیا۔ حالانکہ اردو عملہ کے لیے ہندی سیکھنے کی مہلت ۶ ماہ مقرر کر دی گئی تھی۔

(۸) دستور ہند کی دفعہ ۳۵۰ کے تحت یہ ضمانت دی گئی ہے کہ اردو شیڈول ۸ کی ایک منظور شدہ زبان ہے اور اتر پردیش میں ہر جگہ بولی جاتی ہے اس لیے اس ریاست کے اردو داں طبقہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی درخواستیں اردو زبان میں پیش کرے اور ان کا جواب اسی زبان میں دیا جانا چاہیے جس زبان میں درخواست دی گئی ہو۔ مگر آج تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ کیونکہ 63(ع) 15-21/1549. O.M. G میں اس حکم کو "جہاں سنبھو" کے الفاظ بڑھا کر ناممکن العمل کر دیا گیا۔ کیونکہ "سنبھو" ہونے کے لیے کوئی انتظام کسی دفتر یا عدالت میں موجود نہیں ہے۔ اس حکم کے لیے ایک تاکیدی G.O. ۲۴ دسمبر ۱۹۶۹ء اور مزید تاکیدی G.O. ۹ نومبر ۱۹۷۱ء میں جاری کیا گیا۔ مگر چونکہ "سنبھو" کا لفظ نکالا نہیں گیا اس لیے تمام کارروائی صرف کاغذی ہو کر رہ گئی۔

(۹) ۱۴ ستمبر ۱۹۶۸ء میں گزٹ کا اردو خلاصہ حصہ I ۔ (الف) VI ۔ VI الف VII ۔ VII الف اور VII (ب) بمطابق G.O. مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۸ء جاری کیا گیا مگر یہ گزٹ اب تک ان سب مضامین پر مشتمل نہیں ہوتا۔ مثلاً

(۱) ۱۱ اگست ۱۹۷۹ء میں حصہ ایک ۔ ۱ (الف) ۳ ۔ اور ۸ ہے

(۲) ۱۸ اگست ۱۹۷۹ء میں صرف حصہ ایک ۔ ایک (الف) اور حصہ ۳ ہے۔

(۳) ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء میں صرف حصہ ۱ و ۱ (الف) اور حصہ ۳ ہے

اس کے علاوہ اس فہرست میں حصہ ۴ متعلق بہ تعلیم جس کی اہم ضرورت ہے شامل نہیں ہے۔ اس لیے یہ حصہ اردو میں شائع نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس مسئلہ کو اردو اکادمی

کی سطح سے کئی بار اُٹھایا گیا۔

(۱۰) ڈپٹی ڈائرکٹر اردو کی تقرری کا مقصد کتابچہ "اقلیتی زبانوں کے لیے سہولتیں ۱۹۷۲ء میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ دیکھتا رہے کہ اُتر پردیش سرکاری پالیسی برائے ابتدائی تعلیم پوری طرح بہ روئے کار لائی جا رہی ہے۔ اوّل تو ان کی کارکردگی کی یہ سطح بہت نیچی ہے۔ اور سکنڈری سطح کے متعلق اس کی کوئی ذمّہ داری نہیں ہے اس کے باوجود ان کو آجتک یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ (اول) ریاست میں اُردو میڈیم کے مدرسے کتنے ہیں اور ان کی ترقی کی رفتار کیا ہے۔ کیونکہ جب اُن سے تحریری سوال کیا جاتا ہے تو وہ کوئی جواب نہیں دیتے۔ (دوم) ان کو یہ نہیں معلوم کہ کون سی اردو کتابیں بازار میں نہیں پہونچتی ہیں اور جو نہیں پہونچ رہی ہیں تو کیوں نہیں پہونچیں (سوم) انھیں یہ خبر نہیں ہے کہ کتنے پرائمری اسکولوں میں اُردو میڈیم کھل کر ختم ہو گیا۔ اور ایسا کیوں ہوا (چہارم) انہوں نے اس کا کوئی انتظام نہیں کیا کہ اردو اساتذہ کی تربیت کے لیے جو مراکز کھولے گئے ہیں وہاں اُردو زبان کا استعمال ہو اور اردو دان اساتذہ مقرر کیے جائیں۔ (پنجم) انہوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا کہ ان اسکولوں میں جہاں اُردو ٹیچر مقرر ہے اور وہاں اردو کے لڑکے موجود نہیں ہیں تو اس ٹیچر کو ایسے اسکول میں بھیجدیا جائے جہاں ایک سے زیادہ ٹیچر کی مانگ ہے۔

(ششم) انہوں نے اس کی کوئی تحقیقات نہیں کی کہ بعض پرائمری اسکولوں میں شروع سال میں اردو کے بچّوں کو بھگا دیا جاتا ہے اور ہیڈ ماسٹر رپورٹ یہ کرتا ہے کہ اُردو کی مانگ نہیں ہے۔ (ہفتم) انھیں یہ نہیں معلوم کہ بعض اسکولوں سے رپورٹ یہ دی جاتی ہے کہ وہاں اُردو کا کوئی لڑکا نہیں ہے جب کہ اردو اکاڈمی

کی تحقیقات نے اس دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا یعنی لڑکے تھے اور رپورٹ یہ دی گئی کہ لڑکا نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۱) لسانی اقلیتوں کے متعلق کرپلانی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پرائمری سطح پر دو زبانیں جاننے والے اساتذہ کا تقرر کیا جائے۔ یہ سفارش حکومت اترپردیش نے منظور بھی کر لی۔ اور منظوری کا اعلان ۱۹۷۲ء میں لسانی سہولتوں کے کتابچہ میں بھی کر دیا گیا۔ مگر آج تک کہیں تقرریوں میں دو زبانیں جاننے والوں کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔